REGD. NO. L. 5454

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۳۹

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۸ شہادۃ ۱۳۴۰ھش | ۲۸ اپریل ۱۹۶۱ء | نمبر ۹۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق لاہور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے:۔

"کل حضور کو ضعف کی شکایت رہی"

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ؛

الجزائر میں جرنیلوں کی بغاوت ناکام ہوگئی

باغی جرنیل چالے کو گرفتار کر کے پیرس پہنچا دیا گیا۔ تین باغی لیڈر فرار

پیرس ۲۷ اپریل۔ الجزائر میں فوجی جرنیلوں کی بغاوت ناکام ہوگئی ہے۔ اور باغیوں کے لیڈر جنرل چالے نے اپنے آپ کو فرانسیسی حکام کے حوالے کر دیا۔ جنرل چالے کو گرفتار کر کے پیرس پہنچا دیا گیا ہے۔ جہاں ان کے خلاف بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ اس جرم کی پاداش میں انہیں موت کی سزا بھی دی جا سکتی ہے۔ بغاوت کی ناکامی باغی لیڈر کی گرفتاری اور ان کے خلاف الزام میں مقدمہ چلائے کا اعلان فرانس کے قائمقام وزیر اطلاعات نے کل صبح پیرس میں فرانسیسی کابینہ کے اجلاس کے بعد کیا۔ دریں اثناء دوسرے باغی لیڈروں کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ کہا جاتا ہے کہ وہ فرار ہوگئے ہیں۔ فرانسیسی حکومت نے دعوےٰ کیا ہے کہ الجزائر میں شہری نظم ونسق بحال کر دیا گیا ہے۔ اور سول حکام معمول کے مطابق نظم و نسق چلا رہے ہیں۔ فرانس کے قائمقام وزیر اطلاعات موسیو جاکس اور الجزائر میں فرانسیسی فوجوں کے چیف آف سٹاف الجزائر پہنچ گئے ہیں۔ الجزائر میں حکومت فرانس کے ڈیلیگیٹ جنرل ژاں موریں جنہیں باغیوں نے گرفتار کر کے جنوبی الجزائر کے کسی نامعلوم مقام پر پہنچا دیا تھا واپس الجزائر پہنچ گئے ہیں ؛

کانگو کی مرکزی حکومت نے کٹنگا کے صدر شومبے کو گرفتار کر لیا

خیال ہے کہ ان کی پارٹی کے اور کئی لیڈروں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے

لیو پولڈ ول ۲۷ اپریل۔ کانگو کی مرکزی حکومت کے فوجیوں نے کٹنگا کے صدر شومبے کو گرفتار کر لیا ہے۔ وہ کل تیسرے پہر ہوائی جہاز کے ذریعہ کوکیو ئیل ہیٹ وِل سے اپنے دارالحکومت الزبتھ وِل جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ کہ فوجیوں نے انہیں حراست میں لے لیا۔ وہ یہاں کانگو کے لیڈروں کی ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے اس کانفرنس کے بعد انہوں نے ایک بیان میں کہا تھا کہ میں جس غرض کے پیش نظر یہاں آیا تھا وہ پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ کانفرنس کا کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ کانگو کی مرکزی حکومت کے صدر مسٹر جوزف کاسا وو بو نے اقوام متحدہ کے ساتھ تعاون کے ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں۔ مسٹر شومبے نے کانفرنس میں اس معاہدے کو مسترد کرنے کا مطالبہ کیا تھا مسٹر شومبے کے چھ یورپی مشیر بھی حراست میں لے لئے گئے ہیں۔ اسی طرح یہاں اس خیال کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ کٹنگا کے وزیر خارجہ اور ان کی پارٹی کے اور کئی سرکردہ ارکان بھی اس اس وقت زیر حراست ہیں۔

بھارتی طیاروں کو دُور مار ہتھیاروں سے لیس کیا جائیگا

نئی دہلی ۲۷ اپریل۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن نے کل یہاں کہا کہ بھارت آواز سے بھی زیادہ تیز جو طیارے خود بنائے گا انہیں جلد ہی دور مار ہتھیاروں سے لیس کیا جائے گا۔ راجیہ سبھا میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر کرشنا مینن نے کہا ہم میزائل کے دور میں داخل ہو گئے ہیں۔ بھارتی وزیر دفاع نے مزید اعلان کیا کہ بھارت جدید طیارہ شکن توپیں بنا رہا ہے۔ اور جہاں تک بھاک سے اڑ جانے والے مادے کا تعلق ہے۔ ہم بہت جلد خود کفیل ہو جائیں گے۔

مغربی پاکستان سے ۱½ لاکھ ٹن سیمنٹ کی برآمد

راولپنڈی ۲۷ اپریل۔ حکومت نے مغربی پاکستان سے سیمنٹ کی برآمد کی مقدار ۰۰۰،۷۰ ہزار ٹن سے بڑھا کر ایک لاکھ بیس ہزار ٹن کر دی ہے۔

حج پرمٹوں کے لئے درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ مئی ۱۹۶۱ء تک بڑھا دی گئی ہے۔

روس اور مراکش کے سربراہوں کے دورے

ماسکو ۲۷ اپریل۔ روس کے وزیراعظم مسٹر خروشیف اور مراکش کے شاہ حسین دوم ایک دوسرے کے ملکوں کا دورہ کرنے پر رضا مند ہو گئے ہیں۔ کل رات ماسکو سے ایک مشترکہ بیان میں یہ اعلان بھی کیا گیا۔ کہ دونوں سربراہوں کے دوروں کا انتظام سفارتی ذرائع سے کیا جائے گا۔

ہے۔ در مبادلہ کمانے کے لئے برآمدات پر چالیس فیصد بونس کی اجازت دی جائے گی۔ کل یہاں ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا کہ چیف کنٹرولر درآمد برآمد کو برآمدی لائسنس

مزید ۳۷۵ عازمین حج کو حجاز بھیجنے کا فیصلہ

راولپنڈی ۲۷ اپریل۔ ریلویز اور مواصلات کی وزارت نے مزید ۳۷۵ عازمین حج کو پی آئی اے کے طیاروں کے ذریعہ حجاز بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ ان عازمین حج کے نام پہلے ہی ویٹنگ لسٹ پر تھے ؛

وزیراعظم سیرالیون کو صدر ایوب کا پیغام

فری ٹاؤن ۲۷ اپریل۔ سیرالیون کی یوم آزادی کی تقریب میں پاکستان کے اعلیٰ مندوب جنرل این۔ اے۔ ایم رضا (پاکستانی سفیر متعین فرانس) نے سیرالیون کے وزیراعظم مسٹر ملٹن مارگائی کو صدر محمد ایوب خاں کی طرف سے مبارکباد اور نیک خواہشات کا ایک ذاتی پیغام دیا۔ پیغام میں کہا گیا ہے۔ کہ صدر پاکستان دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی آئندہ کانفرنس میں سر ملٹن مارگائی سے ملاقات کے منتظر ہیں۔ پاکستان دولت مشترکہ میں سیرالیون کی رکنیت کا خیر مقدم کرے گا۔ اگرچہ پاکستان کے اپنے مسائل بھی ہیں تاہم وہ نو آزاد مملکت سیرالیون کی ہر ممکن امداد کرے گا۔ سیرالیون کا یوم آزادی آج منایا جا رہا ہے ؛

سیرالیون کا یوم آزادی

ربوہ ۲۷ اپریل۔ سیرالیون کے یوم آزادی کے موقعہ پر ۲۷ اپریل کو "افریقن سٹوڈنٹس یونین" (ربوہ برانچ) نے ایک تقریب کا اہتمام کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں یونین کی طرف سے افریقہ کے متعلق ایک دستاویزی فلم دکھانے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ دستاویزی فلم آج مورخہ ۲۷ اپریل کو ۸½ بجے شام تعلیم الاسلام کالج میں دکھایا جائے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ - اپریل ۱۹۶۱ء

اسلام کو عیسائیت سے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں

سید محمد جمیل نے اپنے مضمون میں جو ڈان کراچی میں شائع ہوا ہے پاکستان میں عیسائیت کے فروغ کو روکنے کے لئے جو تجاویز پیش کی ہیں ان کا سرسری ذکر ہم اپنے ایک گزشتہ اداریہ میں کر چکے ہیں۔ ہم نے لکھا ہے کہ جہاں بعض باتیں ایسی ہیں جن کا حکومت کو ضرور نوٹس لینا چاہیئے مثلاً سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلعم پر توہین آمیز حملے اور اسلام کے اصولوں کی تضحیک تاہم سید محمد جمیل صاحب کی بعض تجاویز ایسی ہیں جو افسوس ہے کہ مسلمانوں کی عیسائیت کے مقابلہ میں شکست خوردگی پر دلالت کرتی ہیں۔ ہم نے ان غلط تجاویز کا ذکر بھی اپنے گزشتہ اداریہ میں کیا ہے مختصراً سید صاحب کی یہ تجاویز کہ

(۱۰) تمام اجنبی مشنری تعلیم گاہیں اور ہسپتال فوراً حکومت کی تحویل میں لے لئے جائیں۔ اور انہیں یا تو پاکستانی سٹاف کے ذریعہ سے چلایا جائے یا پھر ان کے لئے اگر ضرورت ہو تو غیر ملکی ماہرین کی خدمات خود حکومت عارضی طور پر حاصل کرے۔

(۱۵) حکومت ملک میں مشنری سرگرمیوں کی پوری پوری نگرانی کرے اور جہاں ضروری سمجھے ان پر قدغن لگائے۔

(۱۳) ان کو نئے مراکز کھولنے کی...... ہرگز اجازت نہ دی جائے یہ ایسی باتیں ہیں کہ جن کی نہ اسلام اجازت دیتا ہے۔ اور نہ ان سے اسلام کی اشاعت کو کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ سید محمد جمیل صاحب ان کاموں کو بھی جو ہمارے اہل علم حضرات کو کرنے چاہئیں حکومت کے ذمہ لگانا چاہتے ہیں مثلاً آپ اپنی ایک یہ تجویز بھی پیش کرتے ہیں۔

"قابل اور اہل مصنفین سے اسلام کی تعلیم اور اس کی تاریخ اور نظریہ پاکستان سے متعلق کافی مقدار میں لٹریچر تیار کرا کے حکومت کی طرف سے اسے پاکستان کی جملہ قومی اور علاقائی زبانوں میں شائع کیا جائے اسے یا تو بلا قیمت تقسیم کیا جائے یا ارزاں فروخت کیا جائے۔"

اس تجویز کا در اصل مطلب یہ ہے کہ اشاعت دین کا کام بھی حکومت ہی کرے اور ہمارے اہل علم حضرات فقہی موشگافیوں میں مصروف رہیں اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے رہیں۔

سید محمد جمیل صاحب نے تو اتنا ہی فرمایا ہے ہمارے بعض اہل حضرات اور دینی جرائد نے تو عیسائیت کو روکنے کے لئے ایسی ایسی نادر تجاویز پیش کی ہیں کہ جو در اصل نعوذ باللہ اسلامی تعلیمات پر اپنے ہاتھ سے کلنک کا ٹیکہ لگانے والی بات ہے اور جس سے بڑھ کر کوئی دشمن بھی اسلام کے ساتھ دشمنی نہیں کر سکتا چنانچہ ایشیا، اور میثاق وغیرہ نے تو حد ہی کر دی ہے یہ دونوں ہفت روزے ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہیں جن کا دعوےٰ یہ ہے کہ وہ فروغ اسلام کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ میثاق کے نامور متبحر عالم کی رائے ملاحظہ فرمائیے۔

"ہماری حکومت مشنری سوسائیٹیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے اور دوسری طرف ارتداد کے لئے سزا مقرر کرے تاکہ کسی کو ان مار آستین بنے ہوئے مشنریوں کا نوالہ بننے کی ہمت نہ ہو۔

(میثاق لاہور مارچ ۱۹۶۱ء)

یہ لوگ ہیں جو ایک طرف تو کہتے ہیں کہ اسلام ساری دنیا کے لئے قیامت تک واحد دین ہے اسکے مقابلہ میں کوئی دین قبول نہیں کرنا چاہیئے۔ اور ساری دنیا میں اس کا غلبہ ہونا چاہیئے۔ سوال ہے کہ اگر اسلام ساری دنیا میں چھا جانا ہے تو کیا اس کا یہ طریق ہے کہ ہم اسلام کی قوتوں کی اس طرح نفی کریں اور دنیا کو سنائیں کہ اسلام تلوار کی مدد کے بغیر ایک قدم بھی آگے نہیں چل سکتا آگے چلنا تو کجا ایک جگہ بھی کھڑا نہیں ہو سکتا! اور اسکی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ اسکے گرد تلواروں کی باڑ کھڑی کی جائے۔ ورنہ اس کی کھیتی کو نعوذ باللہ کوئی گدھا چر جائے گا۔ نعوذ باللہ۔

یہ لوگ اس اسلام کے لئے کہہ رہے ہیں جس کے لئے اللہ تعالےٰ نے خود حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور صاف صاف لفظوں میں فرمایا ہے کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔

جسکے متعلق اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله

اور فرمایا ہے کہ

کتب الله لاغلبن انا ورسلی۔

اور سیدنا حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰة والسلام کو بار بار یاد دلایا ہے کہ آپ کا کام صرف تبلیغ ہے۔ البلاغ کے سوا آپ کا کوئی فرض نہیں ہے آپ بالکل اس بات کی فکر نہ کریں کہ کوئی ایمان لاتا ہے یا نہیں۔

آہ جس اسلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ ——

لا اکراه فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔

اور کہ ——

من شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر۔

اور کہ ——

لکم دینکم ولی دین۔

وہ تعلیم جو اس سراپا رواداری رسول پر نازل ہوئی جس نے عیسائی پادریوں کو مسجد نبوی جیسی مقدس جگہ میں اپنی بت پرستانہ عبادت کی اجازت دی۔ آہ آج اس اسلام کے علمبردار کہتے ہیں کہ ہم عیسائیوں کی دولت اور ترغیبوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اس لئے وہ اگر کسی مسلمان کو عیسائی بنائیں تو اس کو ارتداد کی وجہ سے قتل کی سزا دی جائے اور عیسائیوں کی تبلیغ پر پابندیاں لگائی جائیں اور یہ ایسے وقت میں جب اسلام کی تبلیغ کے لئے کفرستانوں میں راستے کھل رہے ہیں۔ جب امریکہ اور دیگر مغربی حکومتیں اپنے اپنے ملک میں اپنی طرف سے مساجد تیار کرا رہی ہیں اور اسلامی مراکز خود قائم کر رہی ہیں۔ ہمارے یہ دوست کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مراکز روک دو۔ انہیں بند کر دو۔ ارتداد کی سزا دو۔ حالانکہ اسلام کی کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے کیا وہ دین جو ساری دنیا کو چیلنج دیتا ہے کہ

فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداءکم من دون الله ان کنتم صادقین

قرآن کی تعلیم کے مطابق ساری دنیا مل کر تعلیم لائے تو سہی اور اسکے مقابلہ میں ہر قسم کی شہادت پیش کرے۔ یہی نہیں کرے بلکہ دیکھے کہ خود اعتمادی کس قدر ہے جو ہمارے اہل حضرات میں اب مفقود ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا ....

یعنی قرآن کریم کے مقابلہ میں تم ہرگز کوئی دلیل پیش نہیں کر سکو گے۔ اسلام تو کہتا ہے کہ لے آؤ کوئی دین۔ کوئی فلسفہ۔ کوئی سائنس۔ الغرض کچھ بھی لے آؤ۔ تم اسلام سے ہرگز مقابلہ نہیں کر سکو گے۔

ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا۔

اگر تم کو قرآن کریم کی تعلیمات پر شک بھی ہے تو آؤ مقابلہ میں نکل آؤ اور اپنے مددگار بھی ساتھ لے آؤ۔ تم ہرگز قرآن کریم کے مقابلہ میں تعلیمات پیش نہیں کر سکو گے۔ ان سے بہتر تو کیا ان کے برابر بھی ہرگز پیش نہیں کر سکو گے۔

کتنی حیرت ہے کہ شکار ہمارے گھر میں چل کر آجائے اور ہم اس سے خوفزدہ ہو کر اپنے گرد باڑیں لگانی شروع کر دیں اور پکار اٹھیں کہ

شیر آیا شیر آیا دوڑنا

حالانکہ وہ اسلام کے سامنے گیدڑ بھی نہیں ہے۔ آج جبکہ انسانی ذہنیت ترقی پذیر ہو چکی ہے۔ اور اسلامی تعلیمات کو سمجھنے کے قابل ہوتی جا رہی ہے اور جب کہ وہ خود اسلام کو دعوت دے رہی ہے آج جبکہ اسلام کے راستے مسدود کرنے والے اور خدا کی راہ مارنے والے مفقود ہو چکے ہیں۔ آج ہی تو اسلام کی حقیقی شان ظاہر ہونے کا زمانہ تھا آج جبکہ اسلام کو اپنے حجروں سے نکل کر تمام ادیان تمام سائنسیں تمام فلسفہ سے الجھ جانا چاہیئے تھا۔ اور فاتوا۔ بسورة۔ فاتوا بسورة کے نعرے لگاتے ہوئے کفر گاہوں میں گھس جانا چاہئے تھا۔ آج وہ لرزہ براندام ہو رہا ہے۔ اور نہایت کمزوروں کی طرح حکومت کو اپنی حفاظت کے لئے پکار رہا ہے نعوذ باللہ

یہی عیسائیت اس وقت بھی موجود تھی جب آج سے تیرہ چودہ سو سال پہلے اسلام نے فاتوا بسورة کا نعرہ لگایا تھا۔ اس وقت سے آج تک لاکھوں بڑے سے بڑے فلسفی دنیائے عیسائیت میں پیدا ہوئے ہیں کس نے آج تک اس چیلنج کا جواب دیا؟ آج پھر قرآن کریم کے اس چیلنج کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لفظوں میں دہرایا ہے اور براہین احمدیہ میں تمام دنیا کو چیلنج دیا ہے کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں اپنی تعلیمات کو لے آؤ اور اگر تیسرا بلکہ چوتھا بلکہ پانچواں حصہ بھی اسکے مقابلہ میں سچائی پیش کر سکو تو انعام لو۔ جماعت احمدیہ نے یہ چیلنج ساری دنیا میں گو بجا دیا ہے۔ مگر بقول غالب

کون ہوتا ہے حریف مے مرد افگن عشق؟

آخر اسلام کو عیسائیت سے ڈرنے کی وجہ؟ ہم تو کہتے ہیں کہ جو اس کے پاس سرمایہ ہے وہ کھول کر میز پر رکھ دے۔ فاتوا بسورة کے یہی معنی ہیں۔ ذیل میں ہم ماہنامہ "رفتار زمانہ" لاہور سے ایک اقتباس درج کرتے ہیں جو سب کے لئے قابل غور ہے :-

"وہ ہمارے علماء کے گھروں میں پڑے گئے۔

(باقی صٓ پر)

نوجوانانِ جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض نہایت اہم نصائح

اپنے اندر سچائی، محنت اور ایثار کے اوصاف پیدا کرو اور اپنے مطمح نظر کو بلند کرو

فرمودہ ۱۲ فروری ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

قسط نمبر ۲

غرض

سچ ایک قیمتی چیز ہے

اور پھر کوئی مشکل بھی نہیں آسان ترین ہے جو کام ہاتھ نے کیا ہے۔ اس کے متعلق یہ کہہ دینا کہ ہاتھ نے یہ کام کیا ہے۔ اس میں بوجھ کیا ہے۔ آنکھ نے جو کچھ دیکھا اس کے متعلق یہ کہہ دینا کہ آنکھ نے فلاں چیز دیکھی ہے۔ اس میں کونسی مشکل ہے۔ کانوں نے ایک بات سنی ہے۔ اب اس کے متعلق یہ کہہ دینا کہ کانوں نے فلاں بات سنی ہے۔ اور اس کو دہرا دینا کون سی مشکل بات ہے۔ یہاں کوئی فقرہ نہیں بنانا صرف ایک بات کو دہرا دینا ہے۔ مثلاً عربی زبان ہے۔ آپ لوگ اسے بڑی مشکل سے سیکھ سکتے ہیں۔ لیکن ایک دو سال کے بچے کو بھی کہو۔ ذَھَبْتُ تو وہ اسے دہرا دے گا۔ گویا جو فقرہ بنانا تم ساتویں، آٹھویں جماعت میں سیکھو گے۔ وہ تم ایک سال کے بچہ سے بھی سن سکتے ہو۔ تم کہو گے ذَھَبْتُ تو وہ فوراً دہرا دیگا۔ اسی طرح سچ نقل کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی

جب تم سچ بولتے ہو

تو ایک بات کو دہرا دیتے ہو۔ ہاتھ سے ایک کام کرتے ہو۔ تو تم کہتے ہو۔ ہاتھ نے کام کئے ہیں۔ آنکھیں دیکھتی ہیں تو تم کہتے ہو۔ آنکھیں دیکھتی ہیں۔ کان سنتے ہیں تو تم کہتے ہو۔ کان سنتے ہیں۔ زبان چکھتی ہے تو تم کہتے ہو زبان چکھتی ہے۔ اور اسی کو سچ کہتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو سچ کے یہ معنے نہیں کہ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہے وہ تم ضرور کہہ دو۔ قرآن کریم بعض باتوں کے بیان کرنے سے منع کرتا ہے۔ پس اگر کوئی شخص ان کو بیان کرتا ہے۔ تو وہ سچ نہیں بولتا بلکہ

فتنہ و فساد پھیلاتا ہے

سچ کے معنی صرف یہ ہیں کہ اگر تم کوئی بات کہو تو ضرور سچ کہو یہ نہیں کہ تم وہ بات ضرور کہو۔ فرض کرو تم نے ایک لڑکے کو کسی دوسرے لڑکے کو مارتے دیکھا۔ اب

اگر ہیڈ ماسٹر تمہیں بلا کر پوچھتا ہے کہ کیا اس لڑکے نے فلاں لڑکے کو مارا تھا۔ تو تم سچی بات بتا دو خواہ مارنے والا تمہارا گہرا دوست ہی ہو۔ لیکن اگر تم خود ہیڈ ماسٹر کے پاس چلے جاتے ہو۔ اور اسے کہتے ہو کہ میں نے فلاں لڑکے کو مارتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ سچ نہیں بلکہ فتنہ اور شرارت ہے۔ جب ہیڈ ماسٹر خود بلا کر پوچھے۔ اور تم کہو میں نے فلاں لڑکے کو مارتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو یہ سچ ہوگا۔ لیکن اگر تم خود ہیڈ ماسٹر کے پاس چلے جاتے ہو اور کہتے ہو۔ میں نے فلاں لڑکے کو مارتے ہوئے دیکھا ہے۔ تو یہ فتنہ ہوگا۔ اور اسلام اس سے منع کرتا ہے۔

ہر نیکی کسی محل پر گناہ بن جاتی ہے

اور ہر بدی کسی محل پر نیکی بن جاتی ہے۔ مثلاً عفو کرنا بھی اسلام نے جائز رکھا ہے فرض کرو اس لڑکے نے واقعی طور پر کسی لڑکے کو مارا تھا۔ لیکن بعد میں مار کھانے والا مارنے والے کو معاف کر دیتا ہے۔ اور اپنے والدین یا بہن بھائیوں کو نہیں بتاتا۔ تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔ اب اگر تم اس کے والدین کے پاس چلے جاتے ہو۔ اور کہتے ہو فلاں لڑکے نے تمہارے لڑکے کو مارا ہے۔ تو گو اس طرح تم ایک حقیقت بیان کرتے ہو۔ لیکن تمہارا یہ حقیقت بیان کرنا فتنہ کا موجب بن جائے گا۔ وہ لڑکا مارنے والے کو معاف کر آیا تھا۔ لیکن اس کے والدین یا استاد اگر تم ان کے پاس رپورٹ کرتے ہو۔ تو اسے سزا دیں گے۔

پس سچ اس چیز کا نام نہیں کہ تم جو کچھ دیکھو۔ وہ بیان کر دو۔

سچ اس چیز کا نام ہے

کہ جب تم سے گواہی لی جائے۔ تو تم وہی بیان کرو۔ جو واقع ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے حکم دیا ہے کہ گواہی صرف قاضی لے۔ کیونکہ بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں شریعت کہتی ہے کہ گواہی نہ لو۔ اب اگر گواہی لینے والا قاضی نہ ہو۔ تو ہو سکتا ہے۔ وہ کوئی ایسی بات پوچھ لے۔ جس کے پوچھنے

کی شریعت نے اجازت نہیں دی۔ اور اس طرح فتنہ پھیل جائے۔ مثلاً ایک شخص کسی دوسرے شخص پر الزام لگاتا ہے۔ کہ اس نے چوری کی۔ تو اب چوری کرنا بے شک جرم ہے۔ لیکن قاضی کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اس کی بات مان لے۔ اور فیصلہ کر دے کہ اس نے فی الواقعہ چوری کی ہے۔ قاضی کو فیصلہ کرنے کا اسی وقت اختیار ہے۔ جب الزام لگانے والا الزام کو گواہوں سے ثابت کر دے۔ شریعت نے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ اور توبہ کا دروازہ اسی وقت کھلا رہ سکتا ہے۔ جب اخفاء کا دروازہ کھلا رہے۔ جب کسی جرم کو چھپانے کی اجازت نہیں۔ تو پھر

توبہ کا دروازہ

بھی کھلا نہیں۔ مثلاً اگر کسی نے دوسرے شخص کا کھانا اٹھا لیا تو ہو سکتا ہے۔ وہ ایسا کرنے میں معذور ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا ہو۔ یا ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ مالک کو اپنے پاس سے بدلہ دے دے۔ یا ہو سکتا ہے کہ کھانا کھا لینے کے بعد اسے یہ خیال آئے۔ کہ میں نے بڑی غلطی کی ہے۔ اگر دو وقت کا پہلے فاقہ تھا۔ تو ایک وقت کا فاقہ اور برداشت کر لیتا۔ وہ خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑائے اور کہے خدایا میں نے غلطی کی ہے۔ تو مجھے معاف کر دے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا ہو۔ اور جس شخص کا کھانا اس نے کھایا ہے۔ وہ بھی صبر کر لے لیکن اگر اسے کھانا کھاتے ہوئے کوئی دیکھ لیتا ہے۔ اور وہ مالک کو کہہ دیتا ہے کہ فلاں نے تمہاری چوری کی ہے۔ تو یہ سچ نہیں بلکہ

فتنہ اور شرارت

ہے۔ اس قسم کی شکایت اگر قاضی کے پاس جائے تو چونکہ وہ شریعت کا واقف ہوگا۔ وہ کہے گا دو گواہ لاؤ اور اگر دو گواہ مل جاتے ہیں تو پتہ لگا کہ خدا تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی نہیں کی۔ لیکن اگر وہ بغیر گواہ

کے اس کی بات کو مان لیتا ہے۔ تو وہ خدا تعالیٰ کی پردہ پوشی کو توڑتا ہے۔ پس سچ کے یہ معنے نہیں کہ جو کچھ تم دیکھو اسے ضرور بیان کرو۔ اور نہ سچ کے یہ معنے ہیں کہ تم جو کچھ دیکھو اسے ہر ایک کے سامنے بیان کرو۔ اگر غیر قاضی تم سے سوال کرتا ہے تو تم کہہ دو میں نہیں بتاتا۔ اسی طرح اگر تم کسی شخص کو کوئی جرم کرتے دیکھتے ہو۔ تو تمہارا اس پر پردہ ڈال دینا سچ کے خلاف نہیں تمہارا

سچ کے خلاف فعل

اس وقت متصور ہوگا۔ جب قاضی یا قائمقام قاضی جسے شریعت نے اپنے دائرہ میں گواہی لینے کا حق دیا ہے۔ تم سے دریافت کرے اور تم سچ نہ بولو۔ مثلاً تم سکول کے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ تو اگر کسی لڑکے نے دوسرے لڑکے کو مارا ہے اس نے گالی دی۔ یا سکول کی کوئی چیز اٹھالی۔ تو مجسٹریٹ ہیڈ ماسٹر ہے۔ اگر وہ تمہیں بلائے۔ اور تم سے دریافت کرے کہ فلاں بات کیسے ہوئی تو تم ٹھیک ٹھیک واقعہ بیان کر دو۔ لیکن اگر وہ تمہیں گواہی کے لئے نہ بلائے۔ تو خواہ وہ بات درست ہی ہو۔ اس کا چھپانا سچ کے خلاف نہیں۔ بلکہ اس طرح تم صلح پسند بنتے ہو۔ اور فتنہ سے دور رہتے ہو۔

دوسری چیز محنت ہے

یہ خلق بھی ہمارے ملک میں بہت کم پایا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی تباہی کا زیادہ تر موجب یہی تھا۔ کہ ان میں محنت کی عادت جاتی رہی تھی۔ جتنے وقت میں ہمارے نوجوان ایک چھوٹا اور ادنیٰ علم سیکھ سکتے ہیں۔ وہ درحقیقت دنیا میں چوٹی پر پہنچنے کا زمانہ ہوتا ہے۔ ہمارے نوجوان ۲۵ - ۲۶ سال کی عمر میں کالج سے فارغ ہوتے ہیں۔ لیکن دنیا کے

دوسرے ممالک کے لوگ

اس عمر میں چوٹی تک پہنچ جاتے ہیں جس قدر ہمارے نوجوان کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے میں ہیں

دوسرے ممالک کے لوگ اس وقت تک ملک میں کافی شہرت حاصل کر لیتے ہیں۔ ان کے کام کا زمانہ پندرہ سولہ سال کی عمر سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن ہمارے نوجوان ۲۴۔۲۵ سال کی عمر تک ماں باپ کی کمائی پر پلتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ان کے اندر محنت کی عادت نہیں پائی جاتی۔ انہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ لوگوں کا فرض ہے کہ وہ ہمیں کھلائیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے۔ کہ ہمارا بھی کوئی فرض ہے

کہتے ہیں

ایک بوڑھا شخص کوئی ایسا درخت لگا رہا تھا جو دیر سے پھل دیا کرتا ہے۔ ایران کا بادشاہ اس بوڑھے کے پاس سے گذرا اور اس سے دریافت کیا۔ بوڑھے تم ۷۰۔۸۰ سال کے ہو چکے ہو۔ اور یہ درخت جب پھل دے گا اس وقت تک تم مر چکے ہو گے۔ تم یہ درخت کیوں لگا رہے ہو۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

بادشاہ سلامت۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں اگر یہی خیال ہمارے بزرگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا اور وہ یہ درخت نہ لگاتے۔ تو ہم پھل کہاں سے کھاتے۔ انہوں نے درخت لگائے۔ اور ہم نے پھل کھایا اب ہم یہ درخت لگائیں گے تو آنے والی نسل اس کا پھل کھائے گی۔ اس بادشاہ کی عادت تھی۔ کہ جب اسے کوئی بات پسند آتی تو وہ کہتا "زہ" اور خزانچی کو حکم تھا۔ کہ جب وہ کسی کلام پر "زہ" کہے۔ تو وہ تین ہزار دینار کی تھیلی بطور انعام اسے دیدے بادشاہ نے اس بوڑھے کے جواب پر کہا "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی تھیلی فوراً بوڑھے کے سامنے رکھدی کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت کو آپ کی

بات بہت پسند آئی ہے

اور انہوں نے آپ کو یہ رقم بطور انعام دی ہے۔ بوڑھے نے ہنس کر کہا۔ بادشاہ سلامت آپ نے تو کہا تھا۔ بوڑھے تم کیا کر رہے ہو۔ اس کا تمہیں کیا فائدہ۔ لوگ جلدی جلدی پھل دینے والے درختوں کا پھل بھی ایک عرصہ کے بعد کھاتے ہیں۔ لیکن میں نے تو اس درخت کا پھل اسے لگاتے ہی کھا لیا۔ بادشاہ کو یہ بات پھر پسند آئی۔ اور اس نے کہا "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی ایک اور تھیلی اس بوڑھے کے سامنے رکھدی۔ بوڑھا ہنسا اور اس نے کہا بادشاہ سلامت۔ اور لوگ تو جلد سے جلد پھل دینے والے درخت کا پھل سال میں ایک دفعہ کھاتے ہیں اور میں اس درخت کا پھل چند منٹوں میں دو دفعہ کھا لیا۔ بادشاہ نے کہا "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی ایک اور تھیلی اس بوڑھے کے سامنے رکھدی۔ پھر بادشاہ نے خزانچی سے کہا۔ یہاں سے جلدی چلو۔ ورنہ یہ بوڑھا تو ہمارا سارا خزانہ لوٹ لے گا۔

دنیا میں یہی طریق ہوتا ہے

کہ اگلا شخص پیچھے کی طرف حرکت کرتا ہے لیکن ہمارے ہاں ایسا نہیں ہوتا۔ نوجوان جونکوں کی طرح والدین کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں۔ انہیں یہ احساس ہی نہیں ہوتا۔ کہ وہ خود کمائیں۔ اپنے والدین کو کھلائیں۔ اور اپنی اگلی نسل کا خیال رکھیں اس کے بالمقابل یورپ کے لوگ پندرہ پندرہ سولہ سولہ سال کی عمر میں اپنی زندگیاں بدل لیتے ہیں۔ ایک دفعہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے مجھے سنایا کہ میں امریکہ گیا۔ ان دنوں صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی (مرحوم) وہاں تھے۔ انہوں نے ایک لڑکے کو میرے ساتھ لگا دیا۔ کہ وہ میرے ساتھ ساتھ رہے اس لڑکے کی عمر ۱۳۔۱۴ سال کی تھی۔ ایک دن جب میں سیر کے لئے باہر گیا۔ تو میں نے اس لڑکے سے اس کے والد کا نام پوچھا اس نے ایک بڑے بنک (Bank) کے پریذیڈنٹ کا نام لیا۔ جو بہت مالدار تھا۔ تعلیم کے متعلق میں پہلے پوچھ چکا تھا کہ وہ مڈل یا انٹرنس جو وہاں کی ابتدائی تعلیم ہوتی ہے پاس ہے۔ میں نے اس لڑکے سے کہا۔ تمہارا باپ بہت امیر ہے۔ تم کالج میں کیوں تعلیم حاصل نہیں کرتے۔ جب سامان میسر ہیں تو تم نے اپنی تعلیم بیچ میں کیوں چھوڑ دی۔ وہ لڑکا غصہ سے کہنے لگا میں اتنا بے غیرت نہیں کہ اپنے ماں باپ سے خرچ لے کر مزید تعلیم حاصل کروں۔ میرا والد مزید تعلیم کے لئے مجھے اخراجات دیتا تھا۔ لیکن میں نے کہا۔ میں نے پڑھنا ہوگا تو خود محنت کر کے پڑھوں گا۔ باپ کا احسان نہیں اٹھاؤں گا۔ لیکن ہمارے ملک میں لڑکے کئی سال تک فیل ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ کہ ہم

اپنے والدین پر بوجھ

بنے ہوئے ہیں۔ فیل ہونے پر وہ کہدیتے ہیں ہم نے تو بڑی محنت کی تھی اور اپنی کلاس میں ہوشیار تھے۔ لیکن فلاں استاد کی جوتی کو ایک دفعہ ہم نے بری نظر سے دیکھ لیا تھا۔ اسلئے استاد کی ہم سے دشمنی ہو گئی اور اس نے ہمیں فیل کر دیا۔

ایک دفعہ ایک احمدی دوست نے مجھے خط لکھا کہ میرا لڑکا قادیان میں پڑھتا ہے۔ عربی میں وہ اچھا ہوشیار تھا۔ لیکن استاد نے اسے فیل کر دیا ہے۔ اگر وہ کمزور ہوتا تو مجھے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ لیکن وہ عربی میں اچھا ہوشیار تھا مگر استاد نے پھر بھی اسے فیل کر دیا۔ یہ بڑے ظلم کی بات ہے اور پھر اس قسم کی حرکتیں قادیان میں کی جاتی ہیں آپ اس طرف توجہ کریں میں نے اس لڑکے کے پرچے منگوائے۔ تو یہ دیکھ کر مجھے حیرت ہوئی کہ اس نے ۵۰ یا ۶۰ نمبروں میں سے صرف دو یا اڑھائی نمبر حاصل کئے تھے۔ اور یہ نمبر بھی استاد کے رحم و کرم کی وجہ سے اس نے حاصل کر لئے تھے۔ ورنہ میرے نزدیک وہ صفر کا مستحق تھا۔ میں نے اس دوست کو لکھا۔ افسوس ہے کہ آپ نے اس بارہ میں تقویٰ سے کام نہیں لیا۔ آپ کہتے ہیں۔ میرا لڑکا اچھا ہوشیار تھا میں نے اس کے پرچے منگوائے ہیں اور خود دیکھے ہیں اس کو زیرو (٥) ملنا چاہیئے تھا۔ لیکن پتہ نہیں کہ استاد کے اس کے ساتھ کیسے تعلقات تھے۔ کہ اس نے اُسے دو یا اڑھائی نمبر دیدئے۔

غرض ہمارے ملک کے

لڑکے خود محنت نہیں کرتے

اور جب فیل ہو جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو کلاس میں ہوشیار تھے اور محنت بھی خوب کی۔ لیکن استاد کو ہم سے دشمنی تھی۔ اس لئے اس نے ہمیں فیل کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کی زندگی کا وہ حصہ جو انہوں نے عملی رنگ میں گذارنا تھا۔ حصول تعلیم میں گذر جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں اوسط عمر ۳۰ سال ہے۔ یورپ میں اوسط عمر ۴۵ سال ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس سے بڑی عمر نہیں ہو سکتی۔ بعض ۷۰۔۸۰ سال کی عمر کو بھی پہنچ جاتے ہیں۔ لیکن جب اوسط نکالی جائے تو وہ یہی ۳۰ سال بنتی ہے۔ اور اگر ۲۵۔۲۶ سال پڑھنے میں ہی لگا دے۔ تو باقی کیا رہ گیا۔ حالانکہ ہر نوجوان کے اندر یہ احساس ہونا چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد تیاری کو ختم کرے اور پھر اپنی قوم اور ملک کی خاطر کوئی کام کرے۔ پس تم زیادہ سے زیادہ

محنت کی عادت ڈالو

جب تک تم محنت کی عادت نہیں ڈالو گے اس وقت تک یہ امید کرنا کہ تم کوئی مفید کام کر سکو گے۔ غلط ہے۔ کوئی مفید کام کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زندگی کے عملی حصے کو کام میں لگایا جائے۔ طاقت کا زمانہ یہی ہوتا ہے۔ جس کو ہمارے نوجوان حصول تعلیم میں ضائع کر دیتے ہیں۔ عورتوں کے متعلق مشہور ہے۔ بیسی کھیسی یعنی عورت بیس سال کی ہوئی تو بوڑھی ہوئی۔ مرد کے کام کا وقت بھی بیس سے چالیس سال تک کا ہوتا ہے اور اگر اس میں سے ۲۵۔۲۶ سال تیاری پر لگا دئے جائیں۔ تو پھر اس کا کام ہو گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ پڑھائی میں یا سکول میں اتنا وقت خرچ کر دیتے ہیں۔ ان کے ذہن کند ہو جاتے ہیں اور کسی بڑے کام کرنے کی ان میں طاقت ہی نہیں رہتی۔ جس کا بڑے کام کے کرنے کا وقت آتا ہے۔ تو ان کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں نے کام کرنا ہوتا ہے۔ وہ علم سے کام لیتے ہیں۔ اور تھوڑے سے سرمایہ سے زیادہ کام کرنا جانتے ہیں۔ انہیں محنت کی عادت ہوتی ہے۔ وہ جب کوئی بڑا کام کرنے کا فیصلہ کر لیتے ہیں۔ تو پھر علم اور دولت کا خیال نہیں کرتے کہ وہ کس قدر ہیں بلکہ وہ کام پر لگ جاتے ہیں۔ اور دنیا میں اپنا نام پیدا کر لیتے ہیں

جہاں تک مدرسہ کی تعلیم کا سوال ہے۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ میں پرائمری کے امتحان میں بھی فیل ہوا۔ مڈل کے امتحان میں بھی فیل ہوا۔ پھر انٹرنس کا امتحان دیا۔ تو اس میں بھی فیل ہوا لیکن میری عمر ابھی ۱۷ سال کی تھی جب میں نے

تشحیذ الاذہان جاری کیا

اس وقت یہ رسالہ سہ ماہی نکلتا تھا۔ بعد میں ماہوار کر دیا گیا یعنی ایک سال تک رسالہ سہ ماہی رہا۔ اگلے سال ماہوار کر دیا گیا۔ لیکن تم میں کتنے خدام ہیں جن کو ۱۷ سال کی عمر میں کام کا احساس ہو چکا ہو اور انہوں نے کوئی کام شروع کر دیا ہو۔ اگر کوئی ایسا نوجوان ہے جس نے ۱۷ سال کی عمر میں کام شروع کر دیا تھا تو کم از کم اسے اتنی تسلی ضرور ہو گی۔ کہ وہ اگر ۳۰ سال کی عمر میں بھی فوت ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے سامنے وہ یہ کہہ سکے گا۔ کہ میں نے ۱۳ سال تو کام کیا۔ لیکن اگر تم پڑھتے چلے جاتے ہو۔ اور کام کرنے کا احساس تمہارے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تو خدا تعالیٰ کے سامنے کیا کہو گے۔ اگر ۳۰ سال کی عمر میں تم میں سے کوئی خادم فوت ہو جائے تو وہ خدا تعالیٰ کے سامنے کیا کہے گا۔ کہ اس کی قوم نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا ماں باپ نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا مذہب نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ ملک نے اس سے کیا فائدہ اٹھایا۔ کیا وہ خدا تعالیٰ کے سامنے یہ کہے گا۔ کہ میں ساری عمر ڈی او جی۔ ڈاگ (dog) ڈاگ یعنی کتا کا سبق دہراتا رہا۔ خدا تعالیٰ سوال کرے گا کہ تم نے دنیا میں کیا کام کیا۔ تو کیا تم یہ کہو گے ڈی او جی ڈاگ (dog) ڈاگ یعنی کتا

یہ کوئی زندگی ہے

تم دنیا میں پیدا ہوئے۔ اور پھر مر گئے اور خدا تعالیٰ کے سامنے یہ کہتے لگے کہ میں ساری عمر یہی سبق دہراتا رہا۔ خدا تعالیٰ کہے گا۔ کہ تم بھی کتے ہی ہو۔ اور کتے سے بھی بدتر ہو۔ یاد رکھو جلدی جلدی پڑھنا ہتھیار کا کام دیتا ہے لیکن

ہمارے ملک کے نوجوانوں کی مثال

اس شخص کی سی ہے جس کے گھر پر ڈاکو آئے اور انہوں نے گھر کی عورتوں پر ہاتھ ڈالا۔ لیکن وہ ابھی چھری تیار کر رہا تھا۔ بعد میں وہ چھری تیار کر کے لے بھی آیا تو اسے کیا فائدہ ہوگا۔ غرض تھوڑی سے تھوڑی مدت میں علم کو ختم کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہمارا ایک انٹرنس پاس لڑکا یا مولوی فاضل تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ انگریزی یا عربی بول سکے حالانکہ اسے بہت سے ایسے مواقع میسر آتے ہیں جن سے اگر وہ چاہے تو فائدہ اٹھا سکتا ہے کسی زمانہ میں عربی کے بڑے سے بڑے عالم بھی عربی نہیں بول سکتے تھے کیونکہ انہیں عربی بولنے کے مواقع میسر نہیں آتے تھے۔ لیکن اب تو ہمارے پانچ سات آدمی ایسے ہوں گے جو عرب ممالک سے ہو آئے ہیں اور پھر عربی بولنے والے طالب علم بھی آتے رہتے ہیں۔ انہیں ان سے گفتگو کرنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔ انگریزی دانوں کو تو انگریزی بولنے کے مواقعات کثرت سے ملتے ہیں۔ لیکن عربی دانوں کو اگر عربی زبان میں کچھ بولنے کا موقعہ ملے۔ تو ان کی حالت اس شخص کی سی ہوگی جو ایک وزنی ٹرنک سر پر اٹھائے جا رہا ہو۔ وہ اس وقت پسینہ پسینہ ہو رہے ہوتے ہیں کیونکہ انہیں

عربی بولنے کی عادت

نہیں ہوتی۔ پس ہمیں علم سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مثلاً عربی دانوں کو لے لو۔ جتنے طلباء ہمارے جامعۃ المبشرین میں پڑھتے ہیں۔ جہاں تک کورس کی تعلیم کا سوال ہے ان میں سے ایک بھی نہیں جس کی تعلیم مجھ سے دس گنا زیادہ نہ ہو۔ لیکن جتنا قرآن کریم کو میں سمجھتا ہوں اور اس کے معانی اور معارف بیان کر سکتا ہوں وہ اس کا ۱/۲ فیصدی بھی بیان نہیں کر سکتے۔ گویا ان کی تعلیم مجھ سے دس گنا زیادہ ہے۔ لیکن علم ۱/۲ سے بھی کم ہے کیونکہ وہ پڑھنے کے لئے علم سیکھتے ہیں استعمال کے لئے نہیں۔ کتاب کا علم علم نہیں۔ علم کتابیں پڑھنے کے بعد آتا ہے۔ ہم کتابیں پڑھتے ہیں اور بعد میں ان پر غور کرتے ہیں اور نتائج نکالتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کتاب کے باغیچہ یا وادی میں گھاس یا پھول نکلا ہے وہ گھاس یا پھول اپنی جگہ پر قیمتی نہیں۔ بلکہ ان کی قیمت اس وقت بڑھتی ہے جب مالی ان سے ہار تیار کرتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم مالی ہیں۔ لیکن

حقیقت یہ ہے

کہ ہم وادی کے کنارے بیٹھے رہتے ہیں۔ ہم پڑھتے رہتے ہیں۔ لیکن علم کا "دلیے سبز" اور استعمال نہیں سیکھتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہماری معلومات خراب ہوتی ہیں۔ ہماری دلیل ناقص ہوتی ہے۔ جو بات ہم دس بار بھی پڑھ چکے ہوں۔ ایسے موقعہ پر چسپاں کرنا نہیں آتا۔ اور وقت پر پتہ نہیں لگتا کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ۱۷، ۱۸ سال ہو گئے۔ کہ ہم وفات مسیح پر زور دے رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک جماعت کے بعض لوگ یہ نہیں سمجھے کہ یہ کیا مسئلہ ہے۔ وہ وفات مسیح کی ایک آیت سے ہیں گے۔ لیکن بیان کرتے وقت الٹی دلیل دیں گے۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ (آل عمران ع ۶) کی آیت سے لوگ اس بحث میں پڑے رہتے ہیں کہ توفی کے کیا معنے ہیں حالانکہ یہاں توفی کے معنوں کا سوال نہیں۔ سوال مقام کا ہے۔ کوئی مقام سمجھ لو سوائے وفات کے معنوں کے اور کوئی معنے لگ نہیں سکتے۔ اور معنے کرنے میں ہمیں آیت کے الفاظ کو آگے پیچھے کرنا پڑے گا۔

ہمارے دعویٰ کی بنیاد

ایک تو یہ آیت ہے اور ایک آیت سورہ مائدہ کے آخر میں آتی ہے۔ لیکن جو لوگ علم سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ وہ لفظی معنوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ ہمارے ایک عالم تھے جو غیر احمدیوں میں بھی بڑے عالم سمجھے جاتے تھے لیکن انہیں علم کو استعمال کرنا نہیں آتا تھا۔ ایک جگہ وفات مسیح پر بحث ہو گئی۔ دوست انہیں لے گئے دوسرے عالم نے کہا قرآن کریم سے وفات مسیح ثابت نہیں ہوتی تو انہوں نے کہا۔ قرآن کریم میں تیس ۳۰ آیات ہیں۔ جن سے وفات مسیح ثابت ہوتی ہے اس نے کہا پھر ثابت کرو۔ انہوں نے ایک آیت پڑھی۔ مخالف نے اس پر اعتراض کیا۔ بجائے اس کے کہ وہ اس اعتراض کا جواب دیتے انہوں نے کہا اچھا اسے چھوڑ دو۔ دوسری آیت لو۔ پھر دوسری آیت پڑھی۔ مخالف مولوی نے اس پر بھی اعتراض کیا تو انہوں نے کہا اچھا اسے بھی چھوڑ دو۔ یہاں تک کہ ۳۰ کی ۳۰ آیات ختم ہو گئیں۔

یوم تحریک جدید

"میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے یہ خیال ڈالا کہ تحریک جدید کے متعلق جو امور میں نے بیان کئے ہیں وہ جماعت کے سامنے اس وقت تک کہ مشیت الٰہی ہمیں کامیاب کر دے ہر چھٹے ماہ دہرائے جانے چاہئیں۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں سال رواں کے چھ ماہ گزرنے پر ماہ مئی کے پہلے عشرہ میں یوم تحریک جدید منایا جا رہا ہے صدر و امراء حضرات مقامی حالات کا جائزہ لے کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے آئندہ ماہ کے پہلے عشرہ میں کوئی سا دن منتخب فرمائیں اور اس دن کو پورے اہتمام کے ساتھ منائیں۔ جہاں تک تحریک جدید کے مالی پہلو کا تعلق ہے۔ اس بارہ میں ضروری ہدایات جماعتوں کو بھجوائی جا رہی ہیں۔

ایک کتابچہ موسومہ "خلاصہ مطالبات تحریک جدید" بھی اطلاع ملنے پر بھجوایا جا سکتا ہے۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

امراء صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے ضروری گذارش

جماعت احمدیہ کی آئندہ تبلیغی ضرورتوں کے پیش نظر امسال مشاورت میں یہ تجویز رکھی گئی تھی کہ ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں تعلیم کے لئے بھجوائے۔ چنانچہ نمائندگان نے اس تجویز کو منظور کر لیا تھا۔ اور ساتھ ہی ایک بورڈ کا تقرر کیا گیا تھا جو ان وجوہات کو معلوم کرے جو جامعہ احمدیہ میں کثرت سے طالب علم داخل ہونے میں روک بن رہی ہیں تاکہ ان موانع کو دور کیا جائے۔ مجلس مشاورت کے اس فیصلے کے پیش نظر جملہ امراء صاحبان اور دیگر احباب جماعت سے التماس ہے کہ اولاً وہ اپنی اپنی جماعتوں میں پوری پوری کوشش کر کے جامعہ میں طلباء کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھجوائیں۔ دوسرے یہ کہ جس دوست کے ذہن میں کوئی مفید تجویز جامعہ احمدیہ کے بارے میں ہو اس سے بھی مطلع فرمائیں تاکہ جامعہ احمدیہ کی ترقی کے لئے مناسب تجاویز بورڈ کے سامنے رکھی جا سکیں۔
(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ)

منی آرڈروں کے پہنچنے میں غیر معمولی تاخیر

بہت سی جماعتوں کی طرف سے شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ انہیں منی آرڈروں کی رسیدیں مناسب اندر کے وقت نہیں ملتیں۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے صرف اسی وقت رسید بھیجی جا سکتی ہے جب منی آرڈر وصول ہو جائے۔ اور اس سے پہلے منی آرڈر ادا ہو جانے کی رسید ڈاکخانے کی طرف سے منی آرڈر بھیجنے والوں کو مل جانی چاہیئے۔ اس لئے تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ نظارت بیت المال سے کسی منی آرڈر کے متعلق اسی صورت میں شکایت کریں جب انہیں ڈاکخانے والی رسید مل چکی ہو۔ ورنہ محکمہ ڈاک کے افسروں سے شکایت کریں۔ سب سے پہلے اس پوسٹ ماسٹر کی طرف رجوع کیا جائے۔ جس ڈاکخانے سے منی آرڈر بھیجا گیا تھا اگر مناسب وقت کے اندر تسلی بخش جواب نہ ملے۔ تو جناب پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب لاہور کو لکھا جائے اور بار بار لکھا جائے۔ جب تک منی آرڈر کی رسید نہ مل جائے نظارت بیت المال کی طرف سے بھی محکمہ ڈاک کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ لیکن منی آرڈر بھیجنے والوں کی طرف سے ڈاک خانے والوں سے رسیدوں کا مطالبہ ہونا ضروری ہے۔

پس نظارت بیت المال کو لکھنے کی بجائے محکمہ ڈاک کو بار بار لکھا جایا کرے۔ البتہ اگر ڈاکخانہ کی رسید پہنچ گئی ہو اور خزانہ کی رسید نہ ملے تب نظارت بیت المال ربوہ کو لکھا جائے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ عرصہ سے بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین
(عبدالحکیم ایجنٹ روزنامہ الفضل اوکاڑہ)

سچائی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور -

ترجمہ: بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو - یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے - جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے - سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے - اور پھر فرمایا کہ جب تم سچی گواہی کے لئے بلائے جاؤ تو جانے سے انکار مت کرو - اور سچی گواہی کو مت چھپاؤ اور جو چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہے - اور جب تم بولو وہی بات منہ پر لاؤ جو سراسر سچ اور عدالت کی بات ہے - اگرچہ تم اپنے کسی قریبی پر گواہی دو - حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ - اور چاہیئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو - جھوٹ مت بولو - اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے - یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے - اور قریبیوں کو جیسے بیٹے وغیرہ کو اور چاہیئے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے - سچے مرد اور سچی عورتیں بڑے بڑے اجر پائیں گے ان کی عادت ہے کہ اوروں کو بھی سچ کی نصیحت دیتے ہیں اور جھوٹوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتے -

(اسلامی اصول کی فلاسفی) (قائدہ تربیت انصار اللہ مرکزیہ - ربوہ)

عسر اور یسر ہر دو حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

ارشاد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے - قارئین کرام سے سب کے لئے دعا کی درخواست ہے -

۱۴۶ - مکرم میاں گلزار احمد صاحب چنیوٹ ضلع جھنگ ۱۰۰ - ۰۰

۱۴۷ - " جناب شریف احمد صاحب صادق آباد - ضلع بہاولپور ۵۰ - ۰۰

۱۴۸ - " ڈاکٹر عبدالرشید صاحب - کوئٹہ ۱۰۰ - ۰۰

۱۴۹ - " جناب محمد نصیب صاحب نارتھ - کوئٹہ ۱۰۰ - ۰۰

۱۵۰ - " جناب محمد اقبال صاحب چک ۹۳/6-R بہاولپور ۱۰۰ - ۰۰

۱۵۱ - " جناب غلام حسین صاحب گوہد پور ضلع سیالکوٹ ۱۰ - ۰۰

۱۵۲ - " جہانداد صاحب بالاکوٹ ضلع ہزارہ ۳۰ - ۰۰

۱۵۳ - " چوہدری محمد اسحٰق صاحب نمبردار چک ۹۹/6-R ضلع منٹگمری ۱۹ - ۰۰

۱۵۴ - " جناب عبدالغفور صاحب بیگم کوٹ ضلع شیخوپورہ ۱۸ - ۰۰

۱۵۵ - " محترمہ شکیلہ صاحبہ IV ایئر جامعہ نصرت ربوہ ۱۰ - ۰۰

۱۵۶ - " جناب ثناء اللہ صاحب لاکھا روڈ (سندھ) ۱۰ - ۰۰

۱۵۷ - " مولوی نظام الدین صاحب ڈیریانوالہ ضلع سیالکوٹ ۱۰ - ۰۰

۱۵۸ - " چوہدری غلام نبی صاحب رائے ونڈ ضلع لاہور ۴ - ۰۰

۱۵۹ - " چوہدری دوست محمد صاحب چک ۸۸ ضلع لائلپور - ۲۹ - ۴۱

۱۶۰ - " چوہدری عبدالحفیظ صاحب واہ سیمنٹ ضلع کیمبل پور - ۲۷ - ۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

"افریقہ میں تبلیغ اسلام"

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں کچھ لٹریچر مفت مہیا کرنے کا اعلان کیا گیا تھا - جس میں مذکورہ بالا عنوان کا ٹریکٹ بھی شامل تھا - احباب جماعت کی طرف سے ۲۳/۱۲ تک ملنے والے مطالبات کی تعمیل کی جا چکی ہے - افسوس مذکورہ ٹریکٹ ختم ہو جانے کے باعث اس کے بعد کے مطالبات پورے نہ کئے جا سکیں گے - احباب جماعت کسی نئی اشاعت کا انتظار فرمائیں -

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

محترمہ بیگم شیخ محمد محسن صاحب (مرحوم) بذریعہ ہوائی جہاز حج کے لئے تشریف لے جا رہی ہیں - ان کے ساتھ ان کے بھائی شیخ محمد اسحٰق صاحب اور ان کی بچیاں مریم صدیقہ منور سلطانہ اور ممتاز بشریٰ بھی جا رہی ہیں - ان کی چھوٹی بچی کچھ زیادہ کمزور دل واقع ہوئی ہے اس لئے ان کی خواہش ہے کہ احباب سلسلہ درویشان قادیان اور مقتدر صحابہ کرام ان کی بخیریت واپسی اور نیکیوں میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کے لئے دعا فرمائیں - بیگم صاحبہ شیخ محمد محسن صاحب نے اس حج کی خوشی میں ایک سال کے لئے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کروایا ہے جزاکم اللہ (مینجر الفضل)

"اللہ تعالیٰ تمہارے مال سے نہیں مانگتا"

انما الحیوۃ الدنیا لعب ولھو ؕ وان تؤمنوا وتتقوا یؤتکم اجورکم ولا یسئلکم اموالکم ؕ ان یسئلکموھا فیحفکم تبخلوا ویخرج اضغانکم ؕ ھاانتم ھؤلاء تدعون لتنفقوا فی سبیل اللہ ج فمنکم من یبخل ج ومن یبخل فانما یبخل عن نفسہ ط واللہ الغنی وانتم الفقرآء ج وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم (محمد ع)

(ترجمہ:- یہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل اور غفلت کا سامان ہے - اور اگر تم ایمان لاؤ - اور تقویٰ اختیار کرو - تو (اللہ تعالیٰ) تمہارے اجر تم کو دے گا - اور وہ تمہارے مال تم سے نہیں مانگتا - اگر وہ تمہارے مال تم سے مانگے اور (اس پر) تم سے اصرار کرے - تو تم بخل سے کام لے سکتے ہو اور وہ ضرور تمہارے کینے تمہارے دلوں سے نکال دے گا - سنو! تم وہ لوگ ہو - جن کو اس لئے بلایا جاتا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں خرچ کرو - اور تم میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں - اور جو بھی بخل سے کام لے وہ اپنی جان ہی کے متعلق بخل سے کام لیتا ہے (یعنی اپنی جان ہی کو ثواب سے محروم رکھتا ہے) ورنہ اللہ (تعالیٰ) بے نیاز ہے - اور تم ہی محتاج ہو اور اگر تم پھر جاؤ - تو وہ تمہاری جگہ ایک اور قوم کو بدل کر لے آئے گا - اور وہ تمہاری طرح (سستی کرنے والے) نہیں ہوں گے"

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

وصولی چندہ وقف جدید - سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب اور خواتین نے وقف جدید کے چندے ارسال فرما دئے ہیں - جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء -

(ناظم مال وقف جدید)

مرزا محمد شریف صاحب لارنس روڈ کراچی ۶ - ۰۰

مرزا محمد لطیف صاحب " ۵ - ۴

چوہدری عبدالحق صاحب ورکشاپ روڈ کراچی ۹ - ۰۰

" فیض عالم خان صاحب جیکب لائن " ۶ - ۰۰

شیخ منیر احمد صاحب سعید منزل " ۹ - ۰۰

ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب شرقی " ۳۷ - ۱۹

میرزا سردار محمد صاحب شرقی " ۲ - ۴ - ۰۰

ڈاکٹر جلال الدین صاحب جنوبی " ۶ - ۰۰

محمود احمد مبشر " " ۱۲ - ۰

انوار اللہ صاحب انصاری فیڈرل ایریا " ۸ - ۵۰

شیخ ابراہیم صاحب " " ۶ - ۷۵

بیگم اعجاز احمد صاحب " " ۲ - ۰۰

بیگم ارشاد احمد صاحب " " ۲ - ۰۰

سعیدہ نور الٰہی صاحب " " ۲ - ۰۰

بیگم خورشید احمد صاحب " " ۶ - ۰۰

بیگم غلام اللہ صاحب " " ۶ - ۰۰

بیگم عبدالعلیم صاحب " " ۶ - ۰۰

بیگم چوہدری عبدالکریم صاحب " " ۷ - ۰۰

عائشہ بیگم صاحبہ ثانی انتظار حسین صاحب " ۵ - ۰۰

والدہ مرحومہ " " ۵ - ۰۰

ہمشیرہ مرحومہ " " ۵ - ۰۰

سعیدہ محمودہ خاتون جہانگیر روڈ " ۲ - ۵۰

ملک عزیز احمد صاحب پیر لائن " ۶ - ۰۰

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ رائے خان محمد صاحب بھیتی کوٹ سلطان ۶ - ۰۰

صاحب بی بی صاحبہ والدہ عمر دراز احمد بھٹی " ۶ - ۰۰

صاحبزادی صاحبہ والدہ رائے ہمت خان " ۶ - ۰۰

صوفی غلام محمد صاحب چک ۱۱/۹ ضلع منٹگمری (بلا تفصیل) ۱۲۲ - ۰۰

مولوی احمد الدین صاحب چاہ کوٹلہ ملتان ۱۱ - ۰۰

چوہدری محمد خان صاحب بیداد پور شیخوپورہ ۶ - ۰۰

چوہدری ثناء اللہ صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان ۸ - ۰۰

قریشی عبدالحق صاحب ۱۲/۸۸ منٹگمری ۶ - ۰۰

محمد خان و لطیف صاحبان بھیتی کوٹ سلطانی جھنگ ۶ - ۰۰

محمد صادق صاحب شاہ کوٹ شیخوپورہ ۷ - ۰۰

چوہدری نذیر احمد صاحب ج ب/۱۶ الہ لائلپور ۶ - ۰۰

رشید احمد خان صاحب توے کی گوجرانوالہ ۶ - ۰۰

صدر الدین صاحب بیدیانوالہ - لاہور ۵ - ۰

غلام نبی صاحب مدینے والا سیالکوٹ ۷ - ۰۰

مبارک احمد صاحب " ۶ - ۰۰

سلطان محمود صاحب چک م/۱۴۷ مڈ ذور

رحیم یار خاں (بلا تفصیل) ۲ - ۴ - ۰۰

ملک بشارت علی / علی خان صاحب امین آباد ۶ - ۰۰

خیر النساء صاحبہ نصرت " ۶ - ۰۰

شیخ مظہر احمد صاحب سلیم سعید منزل کراچی ۶ - ۰۰

اہلیہ صاحبہ شیخ رفیع الدین احمد صاحب " ۶ - ۲۵

کنور ایم یونس صاحب لانڈھی " ۴ - ۰۰

رانا رونق علی صاحب " " ۴ - ۰۰

اہلیہ صاحبہ سید محمود احمد صاحب صدر " ۳ - ۵۰

شیخ خادم حسین صاحب مارٹن روڈ ۴ - ۰

محمد لطیف صاحب ایکسٹ لاہور ۵ - ۰۰

میاں محمد طفیل صاحب منٹگمری " ۵ - ۰۰

ملک محمد خورشید صاحب " ۶ - ۰۰

ملک محمد شریف صاحب " ۶ - ۲۵

(باقی)

فرانس میں فوج اور پولیس کو ایک جائنٹ سٹاف کے زیر کمان کر دیا گیا

"نظربندی" کی دفعہ کا اطلاق فرانسیسی انتہا پسندوں پر بھی ہو سکے گا

پیرس ۲۶ راپریل۔ حکومت فرانس نے کل فوج اور پولیس کو ایک جائنٹ سٹاف کے زیر اختیار کر دیا۔ تاکہ الجزائر کی بغاوت سے نپٹنے کے لئے دونوں میں زیادہ سے زیادہ تعاون پیدا کیا جا سکے۔ الجزائر میں جن چار ریٹائرڈ جرنیلوں نے بغاوت کی تھی انہیں فوجی اعزازات سے محروم کر دیا گیا ہے۔ دوسرے دو جرنیلوں نے بغاوت میں حصہ لیا ان سے بھی یہی سلوک کیا گیا ہے۔

صدر ڈیگال نے کل رات جو خاص اختیارات سنبھالے تھے انہیں استعمال کرتے ہوئے صدر ڈیگال نے انتظامی نظربندی کا اطلاق فرانسیسی انتہا پسندوں پر بھی کر دیا ہے۔ اب تک آئین کی اس دفعہ کو صرف الجزائری قوم پرستوں کے خلاف ہی استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ بغاوت میں حصہ لینے والے یا بغاوت کی حوصلہ افزائی کرنے والے ہر شخص کو نظربند کیا جا سکے گا۔

جنرل ڈیگال نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں ہنگامی حالت تا اطلاع ثانی جاری رہے گی۔

فرانس کے وزیر اطلاعات نے الجزائر میں عدلیہ کے حکام کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ وہ غیر قانونی احکام بالکل تسلیم نہ کریں۔ فوجی حکام سے کوئی رابطہ نہ رکھیں اور باغیوں کے راستہ میں ہر ممکن رکاوٹ ڈالیں۔ وزیر اطلاعات نے کہا۔ باغی جرنیلوں اور ان کے ساتھیوں کے خلاف عدالتی کارروائی شروع کر دی گئی ہے اور انہیں قانون کے تحت سخت ترین سزائیں دی جائیں گی۔

مغربی نیوگنی کے متعلق انڈونیشیا کی تجویز

واشنگٹن ۲۶ اپریل۔ انڈونیشیا کے وزیر خارجہ مسٹر سوبانڈریو نے کہا کہ اگر مغربی نیوگنی کو ایک دو برس کے لئے اقوام متحدہ کی تولیت میں دیا جائے تو انڈونیشیا کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ مسٹر سوبانڈریو انڈونیشیا کے صدر سوئیکارنو کے ہمراہ امریکہ کے دورے پر آئے ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ اگر دونوں فریق رواداری کا مظاہرہ کریں تو یہ مسئلہ پرامن طور پر حل کیا جا سکتا ہے۔

الجزائر کی مالی اور تجارتی ناکہ بندی

پیرس ۲۶ اپریل۔ فرانسیسی حکومت نے کل سے الجزائر کی مالی اور تجارتی ناکہ بندی کر دی ہے۔ فرانس کے وزیر اطلاعات موسیو ٹیری نے کل ناکہ بندی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ فرانس سے الجزائر کو کسی بھی شکل میں روپے کی ترسیل نہیں ہوگی۔ دونوں علاقوں کے درمیان سمندری جہازوں کی آمد و رفت بھی معطل کر دی گئی ہے۔

فرسٹ کلاس کے ڈبے ہٹا دئیے جائیں گے

کراچی ۲۷ اپریل۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے نے مغربی پاکستان میں برانچ لائنوں پر چلنے والی مسافر گاڑیوں سے فرسٹ کلاس کے ڈبے ہٹا دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ کی وجہ ان ٹرینوں میں فرسٹ کلاس کے ڈبے سیکنڈ اور انٹر کلاس کے ڈبوں میں تبدیل کر دیے جائیں گے ریلوے کے ذرائع کے مطابق۔ فیصلہ اس لئے کیا گیا ہے کہ برانچ لائنوں میں انٹر اور سیکنڈ کلاس کے مسافروں کو زیادہ جگہ مہیا کی جائے۔ کیونکہ برانچ لائنوں پر فرسٹ کلاس کے مسافروں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔

منظور قادر انقرہ پہنچ گئے

انقرہ ۲۶ اپریل۔ وزیر خارجہ پاکستان مسٹر منظور قادر سنٹو کی وزارتی کونسل کے آئندہ اجلاس میں شرکت کے لئے کل کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز انقرہ پہنچے۔ وزیر خارجہ انقرہ جاتے ہوئے راستے میں استنبول بھی ٹھہرے تھے۔ امور خارجہ کی وزارت کے ڈائرکٹر جنرل اور مسٹر ایس ایم خان بھی وزیر خارجہ کے ہمراہ تھے۔ امریکہ میں سفیر مسٹر وسیم ایم داؤ نڑدی بھی اسی طیارے سے انقرہ پہنچ گئے ہیں۔ کونسل کا اجلاس ۲۷ اپریل کو ہو رہا ہے۔

کیوبا میں مزید ۱۲۶ باغی گرفتار

فلوریڈا ۲۶ اپریل۔ کیوبا کے ظل ویژن نشریہ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ فیڈل کاسترو کی سرکاری فوجوں نے مزید ۱۲۶ حملہ آوروں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اس سے پہلے افواہ کہ مسٹر کاسترو نے ایک بیان میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ سرکاری فوجیں ۸۷۰ باغیوں کو گرفتار کر چکی ہیں۔

منگلا بند کی تعمیر کے ٹنڈر یکم جون ۶۱ء کو طلب کئے جائیں گے

لنڈن سے واپسی پر واپڈا کے چیئرمین مسٹر غلام اسحق کا بیان

کراچی ۲۶ راپریل واپڈا کے چیئرمین مسٹر غلام اسحق نے کہا ہے کہ پاک بھارت نہری معاہدہ کے تحت نہروں اور بندوں کی تعمیر کے پہلے مرحلہ کے ٹھیکے آئندہ سال مارچ تک دے دیئے جائیں گے۔ مسٹر غلام اسحق جو آبپاشی کی تعمیرات کے متعلق سہ طرفی مذاکرات میں حصہ لینے کے لئے لنڈن گئے تھے۔ کل واپس کراچی پہنچ گئے۔

واپڈا کے چیئرمین نے بتایا ہے کہ ابتدائی مرحلہ کی تعمیرات کے ڈیزائنوں اور ٹھیکوں کی شرائط کے بارے میں متفقہ فیصلے کئے گئے۔ اس کے علاوہ متعدد متعلقہ امور کے بارے میں بھی اہم فیصلے کئے گئے۔ مسٹر غلام اسحق نے بتایا کہ ہر تعمیری پراجیکٹ کے لئے عالمی بنک کی طرف سے سرمایہ ٹنڈر طلب کرنے کے ڈھائی ماہ کے اندر فراہم کر دیا جائے گا۔ انہوں نے عالمی بنک کے مشیروں کے رویہ کی تعریف کی اور کہا کہ ان کے تعاون کے باعث صرف دو ہفتہ کی مدت کے اندر ہم نے لنڈن میں متعدد امور کے بارے میں تفصیلی بات چیت اور غور و خوض مکمل کر لیا۔ آپ نے کہا کہ لنڈن میں کئی ٹیکنیکل ماہروں نے بھی مجھ سے ملاقات کی۔ جن میں جنرل اکرم

مسٹر غلام اسحق نے کہا کہ لنڈن کی بات چیت کے دوران پہلے مرحلہ کا کام شروع کرنے کی تاریخیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ منگلا بند کی تعمیر کے ٹنڈر اس سال یکم جون کو طلب کئے جائیں گے۔ اور ۱۷ اکتوبر کو یہ ٹنڈر کھولے جائیں گے۔ اسی طرح تربیلو سوھنائی اور رسول چشمانی سیلابی نہروں کے ٹنڈر جون کے شروع میں طلب کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ نہروں اور بندوں کی تعمیر کا سارا پروگرام اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ اس سال اکتوبر کے مہینے سے آئندہ سال مارچ تک کم از کم ایک ٹنڈر ہر مہینے کھولا جا سکے گا۔ اور مارچ ۱۹۶۲ء تک پہلے مرحلہ کی تمام تعمیرات کے ٹھیکے دئے جا چکیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ منگلا بند کی تعمیر کے ٹھیکے جنوری ۱۹۶۲ء تک دئے جائیں گے تاکہ اس بند کی تعمیر مقررہ پروگرام کے مطابق مکمل ہو جائے۔ منگلا بند اس پروگرام کے تحت مکمل ہونے والے بندوں میں سے پہلا بند ہوگا۔

لنڈن میں اپنی بات چیت کی تفصیل بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم نے اپنے اور عالمی بنکوں کے مشیروں کے ساتھ تعمیرات کے ڈیزائنوں کے متعلق بات چیت کی۔ اس کے علاوہ اب تک جو کام ہم اس سلسلہ میں کر چکے ہیں۔ اور آئندہ کام کے متعلق تفصیلی بات ہوئی۔

م۔ بھی شامل تھے۔ جنرل اکرم واپڈا کے چیف ٹیکنیکل ایڈوائزر مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ امریکی کور آف انجینئرز سے منسلک تھے اور انہیں انجینئرنگ کے کاموں کا وسیع تجربہ ہے۔ منگلا ڈیم پراجیکٹ کے چیف انجینئر مسٹر ایم بی خان اور وادی سندھ کی تعمیرات کے ڈائرکٹر مسٹر کرمانی ان مذاکرات میں مدد دینے کے لئے مسٹر غلام اسحق کے ہمراہ لنڈن گئے تھے وہ بھی کل ان کے ساتھ کراچی آ گئے۔

درخواست دعا :-

میرا بچہ منیر احمد بعمر ۱۵ سال ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے۔ مخلصین جماعت میرے بچے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(اہلیہ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب مرحوم ایم بی بی۔ ایس بوریوالہ ضلع ملتان)

ضروری اعلان

مکرم مولوی محمد منشی خانصاحب معلم کو نشر و اشاعت کے چندہ کی فراہمی کے لئے ضلع ملتان کی جماعتوں میں بھجوایا جا رہا ہے تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست ہے کہ مکرم مولوی محمد منشی خان صاحب سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ ان کے پاس رسید بک موجود ہے۔ چندہ دیکر رسید حاصل کرلیں۔ جزاکم اللہ۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

لیڈر

(بقیہ صہ ۲)

ہو کر ہی قبولیت اسلام کا اعلان کر سکے گا۔ مقام حیرت ہے کہ ہمارے بزرگ علماء اسلام کے محاسن پیش کرنے اور عیسائیت کی تعلیم کا دلائل سے مقابلہ کرنے کی بجائے حکومت پر زور، جبر اور ارتداد کی حد کے اجراء کی دہائی دے رہے ہیں۔ اگر ان میں مدافعت کی سکت نہیں تو قادیانی جماعت کو کام کرنے دیں جن کا ناخواندہ فرد بھی بڑے سے بڑے پادری کا چٹکیوں میں ناطقہ بند کر دیتا ہے۔

ہم نے خود قادیانی لٹریچر سے مستفید ہو کر بعض دلائل جب پادری ایس۔ ایم پال پروفیسر مشن کالج لاہور پادری فضل الٰہی اور پادری میلارام وغیرہ مشہور مناظر پادریوں اور بعض امریکی اور یورپین مشنریوں کے سامنے مختلف مواقع پر پیش کئے تو انہوں نے دلائل کا معقولیت سے جواب دینے کی بجائے اس اعلان سے جان چھڑائی کہ یہ صاحب قادیانیوں جیسی باتیں کرتے ہیں اور قادیانیوں سے گفتگو کرنے کی ہمیں مشن کی طرف سے اجازت نہیں۔

یہ بھی امر واقعہ ہے کہ دنیا جہان کے پادریوں کو اپنے مشنوں کی طرف سے یہ ہدایت ہے کہ کسی بھی قادیانی سے ہاتھ نہ لگانا۔

اب اگر ہمارے علماء بھی قادیانی اداروں سے تردید عیسائیت کے گر معلوم کرلیں تو پھر حکومت کے جبر اور زور کے لئے دہائی دینے کی ضرورت نہ رہے گی۔ وہ دلائل ایسے مسکت اور مدلل ہیں کہ اگر ان سے کام لیا جائے تو تمام مشنوں کی طرف سے پادریوں کے نام یہ ہدایت جلد ہی جاری کر دی جائے گی۔

"کہ کسی مسلمان کو مخاطب نہ کرو مسلمانوں کے علاوہ دوسری قوموں کو مخاطب کرو۔"

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس (۱۹۵۴ء) کے مطابق لیبر اور میٹریل کے ساتھ سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو ۱۵ رمئی ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دن تک پہنچ جانے چاہئیں۔

نمبر شمار	کام	تخمینہ لاگت	زر بیعانہ	تکمیل کی مدت
	زون ورکس ۱۹۶۱ء - ۶۲ء			
۱۔	راولپنڈی سب ڈویژن			
	راولپنڈی خاص سٹیشن کے بازو میں رہائشی عمارات بشمول چک لالہ			
(ب)	راولپنڈی خاص سٹیشن کے بازو میں سروس بلڈنگ اور دیگر زون ورک بشمول گولڑہ			
(ج)	راولپنڈی خاص ویسٹرج سائیڈ رہائشی عمارات			
(د)	راولپنڈی خاص ویسٹرج سائیڈ سروس بلڈنگ و دیگر زون ورکس۔			
(ھ)	گولڑہ (ماسوا) تا بسال (بشمول)			
(و)	گولڑہ (ماسوا) تا ٹیکسلا (بشمول تا حویلیاں (بشمول)			
(۲)	نوشہرہ سب ڈویژن	-/۹۰,۰۰۰ روپے فی زون	-/۲۰۰۰ روپے فی زون	۳۰ رجون ۱۹۶۲ء
(۱)	ٹیکسلا (ماسوا) تا کیمبل پور (بشمول)			
(ب)	بسال (ماسوا) تا کیمبل پور (ماسوا)			
(ج)	نوشہرہ (ماسوا) تا جمرود (بشمول)			
(د)	نوشہرہ (بشمول) تا درگئی (بشمول) اور مردان تا چارسدہ (بشمول)			

۲۔ مقررہ فارم پر موصول شدہ ٹنڈر درج بالا تاریخ کو دن کے سوا بارہ بجے برسر عام کھولے جائیں گے۔

۳۔ ایسے ٹھیکیداران جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں وہ ٹنڈر کھولے جانے کی مقررہ تاریخ سے قبل ہی اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ، پی ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس درج کرائیں۔

(۴) ٹنڈر کی دستاویزات مشتمل بر ٹنڈر فارم، ٹھیکہ کی خصوصی شرائط (باب الف اور ب) ٹنڈر کی ہدایات اور توضیحات کی کوائف وغیرہ زیر دستخطی سے مبلغ پانچ روپے (ناقابل واپسی) کی ادائیگی پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ٹنڈر کی خصوصی شرائط پر ٹھیکیدار کو اپنے دستخط ثبت کرنے ہوں گے جس سے معلوم ہو سکے انہیں وہ شرائط قبول ہیں۔

(۵) زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی، ڈبلیو ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے قبل ہی جمع کرا دیا جانا ضروری ہے جس کے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔

(۶) ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم شرح نرخ کے ٹنڈر کی قبولیت کی پابند نہیں نیز اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ کوئی سا بھی ٹنڈر کلی طور پر قبول کرے یا جزوی طور پر۔

(۷) شیڈیول آف ریٹس کے ہر باب کے سامنے علیحدہ علیحدہ نرخ تحریر کیا جانا چاہئیے۔

(۸) معماری کے کام کے لئے (ا) مع اینٹوں کے اور (ب) بغیر اینٹوں کے متبادل نرخ بھی تحریر کیا جائے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے —— راولپنڈی